از عدالتِ عظمیٰ

گنیش ولد گلابراؤسروشے

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹر ودیگران

تاریخ فیصلہ:17مارچ،1997

[کے راما سوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان۔]

شیڈولڈ کاسٹس اینڈ شیڈولڈ ٹرائبس ایکٹ،1976:

سماجی حیثیت کا سرٹیفکیٹ-ذات کے لحاظ سے دعویدار 'ٹھاکر'، ریاست مہاراشٹر میں ایک آگے کی ذات، جو خود کو درج فہرست قبائل ہونے کا دعوی کرتی ہے-جانچ کمیٹی نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ دعویدار نہ تو 'ما ٹھاکر' اور نہ ہی 'کا ٹھاکر' تھا-عدالت عالیہ نے دعویدار کی تحریری درخواست مسترد کر دی-شیڈولڈ کاسٹس اینڈ شیڈولڈ ٹرائبس ایکٹ 1976 کے تحت آئین کے آرٹیکل 342 کے تحت صدر کا نوٹیفکیشن حتمی اور حتمی ہے—عدالت جانچ نہیں کر سکتی، فریق کی ذات کا پتہ لگانے کے لیے، جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد-عدالت جس محدود شعبے کا سروے کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آیا صدارتی نوٹیفکیشن میں مذکور ذات دعویدار پر لاگو ہوگی یا نہیں عدالت عالیہ نے مداخلت کی ضمانت دینے میں کوئی غلطی نہیں کی: آئین ہند 1950، آرٹیکل 342۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2537، سال 1997۔

ڈبلیو پی نمبر 703، سال 1994 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 22.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر ایس لامباٹ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل بمبئی عدالت عالیہ، ناگپور بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو رٹ پٹیشن نمبر 94/703 میں 22.4.1996 پر کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے درج فہرست قبائل کا رکن ہونے کا دعوی کیا۔ تسلیم شدہ طور پر، اپیل کنندہ ذات کے لحاظ سے 'ٹھاکر' ہے، جو ایک آگے کی ذات ہے۔ ان کے دادا کو 'ٹھاکر' کے طور پر دکھایا گیا تھا لیکن 'کا' یا 'ما' ٹھاکر کے طور پر نہیں۔ مہاراشٹر میں 'ماٹھاکر' یا 'کاٹھاکر' کو درج فہرست قبائل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ لہذا اپیل کنندہ نے درج فہرست قبائل کی حیثیت کا دعوی کیا اور ذات کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے حکام کو درخواست دی۔ مناسب تفتیش کے بعد، تشکیل شدہ جانچ کمیٹی نے اپیل کنندہ کے درج فہرست قبائل کی حیثیت کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں مشاہدہ کیا گیا کہ کمیٹی نے نتائج کی باریکی سے تفتیش کی ہے اور کہا ہے کہ:

> "یہ عدالت اپیلیٹ اتھارٹی کے طور پر ریکارڈ پر موجود مواد کی جانچ نہیں کر سکتی۔ اگر کمیٹی کا نتیجہ ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر ممکن ہے، تو یہ عدالت آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے غیر معمولی دائرہ اختیار کے استعمال میں جانچ کمیٹی کے حکم میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا گیا۔"

اپیل گزار کے فاضل وکیل شری آر ایس لامباٹ کا کہنا ہے کہ جانچ کمیٹی نے پیراگراف 8 میں نتیجہ درج کیا ہے:

> "اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیٹی نے مشابہتی جانچ کا اطلاق کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مشابہتی جانچ کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ جواب دہندہ وابستگی کے پہلو پر غیر ضروری طور پر زیادہ زور دے رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہو سکتا کہ تمام ٹھاکر درج فہرست قبائل کا تعلق کا ٹھاکر یا ما ٹھاکر سے ہو۔ اس ٹیسٹ کی وسعت کو کچھ وقت کے لیے اتنا میکانکی اور ریاضی کے لحاظ سے (اہل) دیکھا جاتا ہے کہ تعلیمی پس منظر، سماجی ماحول، پیشہ ورانہ ترقی وغیرہ جیسے غیر معمولی عوامل جو کسی کی شخصیت کی تشکیل میں نقشہ کا کردار ادا کرتے ہیں، نظر انداز ہو جاتے ہیں۔"

یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کمیٹی کے نتائج کی بنیاد پر جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے وہ جائز نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے اس سوال پر غور کیا ہو گا اور اس بنیاد کی تصدیق کی ہو گی جس کی بنیاد پر جانچ کمیٹی نے اپیل کنندہ کے دعووں کی جانچ پڑتال 'ماٹھاکر' یا 'کاٹھاکر' کے طور پر کی ہے۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ جانچ کمیٹی نے نشاندہی کی ہے، کہ ہر معاملے کی جانچ مقدمے کے حقائق اور حالات میں کی جانی چاہیے۔ آئین کے آرٹیکل 342 کے تحت صدر کا نوٹیفکیشن، جو کہ شیڈولڈ کاسٹس اینڈ شیڈولڈ ٹرائبس ایکٹ، 1976 کے تابع ہے، فیصلہ کن اور حتمی ہے۔ اس عدالت کے بہت سے فیصلے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ عدالت پارٹی کی ذات کا پتہ لگانے کے لیے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد کا جائزہ نہیں لے سکتی۔ عدالت جس محدود شعبے کا سروے کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آیا صدارتی نوٹیفکیشن میں مذکور ذات دعویدار پر لاگو ہو گی یا نہیں۔ ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ عدالت عالیہ نے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی غلطی کی ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔